Registered.

L. 1089

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۵۲ ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء جلد ۳۵

گلدستۂ اخبار

۸ دسمبر کو ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن جہاجا اور گدھپور کے درمیان مسافر گاڑی اور مال گاڑی آپس میں ٹکرا گئیں تیسرے درجہ کی دو گاڑیوں کو سخت نقصان پہنچا چھ جانیں ہلاک اور ملازم زخمی ہوئیں مزید تحقیقات ہو رہی ہے۔ محکمہ تار کے ملازموں کی شکائتیں اس محکمہ کے اعلیٰ افسر نے توجہ سے سن لی ہیں امید کیجاتی ہے کہ بہت جلد ان میں سے واجبی شکایات کے رفع کرنے کا انتظام کیا جاویگا **افسوس** ہے کہ لالہ رن کشور بی۔ اے سابق انسپکٹر آف سکولس جالندھر سرکل اس جہان فانی سے کوچ کر گئے مرحوم نے ۱۸۷۳ء میں محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی تھی اور گذشتہ سال پنشن حاصل کی **کلکتہ** کے چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے شمالی کلکتہ کے چوکوں میں جلسوں کا منعقد کرنا بند کر دیا ہے **آئندہ** سال شاہنشاہ کی اردلی کے لئے چار دیسی پٹھان افسر بھیجے جائیں گے **مرحوم** لالہ بھگوان داس کی جگہ مہاراجہ پٹیالہ کے موجودہ گارڈین رائے بہادر نانک بخش پٹیالہ کی کونسل کے ممبر ہونگے **نیپال** گورنمنٹ نے اپنے ملک سے ہر قسم کے اناج کی نکاس بند کر دی ہے گذشتہ سالوں میں نیپال سے بہت سا چاول آیا کرتا تھا **امپیریل** جنگلات کے کالج کی توسیع کے لئے گورنمنٹ نے چندر باغ واقعہ ڈیرہ دون میں بہت سی اراضی حاصل کر لی ہے عمارت کے نئے نقشے وغیرہ منظور کئے گئے ہیں **ایک** اخبار نے لکھا ہے کہ عالیجناب مسٹر جسٹس چیٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب اپریل آئندہ کو ریٹائر ہو جائینگے **مدراس** میں آخر فروری کو دستی کرگھوں کی نمایش ہو گی لوکل گورنمنٹ نے انعاموں کے لئے اڑہائی ہزار منظور کیا ہے **ہندوستان** کے دارالخلافہ کا سوال پھر زیر غور ہے بجائے کلکتہ کے جبلپور کو ترجیح دینا چاہتے ہیں **مدینہ منورہ** میں عظیم الشان ریلوے سٹیشن کی تعمیر شروع ہو گئی بارہ لاکھ روپے پر ٹھیکہ دیا گیا ہے **سلطان** روم نے حکم نافذ کیا ہے کہ مساجد قسطنطنیہ میں کوئی اجنبی بلا اجازت کے گھسنے نہیں پائیں گے صرف غیر سفارتوں کے عہدے دار اور غیر حکومتوں کے ڈیلی گیٹ مجاز ہیں ورنہ سب کو اجازت لینا لازم ہوگا **اسپین** نے جنگی بیڑہ کی تعمیرات کا ٹھیکہ جاپان کو دیا جس کی اجرت یورپ والوں سے کمتر پائی گئی ہے **لارڈ کیلون** لنڈن میں فوت ہو گئے عمر ۸۳ سال لاولد ۱۸۹۲ء میں لارڈ کا منصب پایا تھا۔ **سرحد پشاور** کا ایک ہندوستانی مسیحی قلمرو افغانستان میں بلا اجازت کے جا گھسا تھا اور وہاں وعظ کرنے کے جرم میں گرفتار ہو کر کابل بھیجا گیا تھا امید ہے کہ حکام انگریزی کی سفارش کے سبب جو اس کے حق میں کی گئی ہے رہا کر کے اس ملک سے نکالا جاویگا **گورنمنٹ** عالیہ پنجاب کی عنایت سے لوہارو کی ریاست کورٹ آف وارڈ کے زیر اہتمام لائی گئی ہے **سرینگر** میں برقی طاقت کا کام سب ٹھیک ٹھاک پایا جاتا ہے ریشم خانہ میں بھی اس کی تاریں لی جائی گئیں ہیں شہر کے گلی محلے بازار بھی روشن کئے جاویں گے **اٹلی** کے وزیر نے جو پیکن میں ہے سرکار چین کو درخواست کی ہے کہ جن مشنریوں کا مال جنگ میں نقصان ہوا تھا ان کو نقصان کا معاوضہ ملے **واشنگٹن** میں ایک میڈیکل کانفرنس ہونے والی ہے دولت چین کے ڈیلیگیٹ بھی کانفرنس مذکور میں شامل ہونگے **۲۵** دسمبر کی صبح کو لودیانہ اور پھلور کے درمیان لاہور کی طرف سے آتی ہوئی پسنجر میل اور ہردوار کی مسافر گاڑی میں ٹکر لگ گئی دو ٹرینوں کے انجن اور کئی گاڑیاں چکنا چور ہو گئیں کئی مسافر ہلاک اور زخمی ہوئے

ایڈیٹوریل نوٹس

یہہ پرچہ ۱۹۰۷ء کا آخری پرچہ ہے اور اس کے بعد کا پرچہ ۱۹۰۸ء کا پہلا پرچہ ہوگا ۱۹۰۸ء کا پہلا دن دوسرے اخبار کے شایع ہونے سے پیشتر ہوگا اس واسطے ہم اس پرچہ کے وسیلے اپنے ناظرین کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہیں۔

سال کا آخر اور نئے سال کا شروع انسان کے لئے بہت ہی سنجیدہ موقعہ ہے جیسے بنکر سال کے اختتام پر اپنے کل جمع خرچ کا حساب کرتا اور بقایا نکال کر دیکھتا ہے کہ آیا اس سال وہ نفع میں رہا یا خسارے میں اسی طرح ہر ایک انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے وقت میں پیچھے پھر کر دیکھے کہ اس نے سال کے ۳۶۵ دنوں کو کس طرح سے کس مقصد کو ادا کرنے کے لئے بسر کیا ہے اور اس مقصد میں کہاں تک کامیابی حاصل کی ہے ہم یاد رکھیں کہ ہماری زندگیوں کا ایک خاص مقصد ہے اور ہم اس مقصد کے بر لانے کے لئے اس دنیا میں موجود ہیں لیکن اس مقصد کے بر لانے یا نہ لانے میں ہم ایک حد تک فعل مختار ہیں اس لئے بہتر ہے کہ ہم کبھی کبھی دیکھ لیا کریں کہ وہ مقصد جس کے لئے ہم اس دنیا میں موجود ہیں کہاں تک ہمارے ذریعے پورا ہو رہا ہے

ناظرین ۱۹۰۷ء کے ختم ہونے سے ہمارا اس دنیا کی رہایش کے سالوں کا ایک اور سال کم ہوگیا ہے اور ہم پچھلے سال کی نسبت موت کے زیادہ نزدیک پہنچ گئے ہیں کون جانتا ہے کہ ہم میں سے کتنوں کے لئے یہہ آخری سال ہو دوسرا سال ختم ہونے سے پیشتر ہم اس دنیا میں موجود نہ رہیں اور موت کے وسیلے خدا کے حضور میں پہنچائے جائیں جہاں ہم کو اپنے ہر ایک فعل کا حساب دینا پڑیگا ناظرین کیا آپ کو کامل اطمینان ہے کہ اگر آپ کو اس سال بلا لیا جاوے تو آپ نڈر ہو کر خدا کے حضور میں جانے کو طیار ہیں کیا آپ کو اطمینان ہے کہ آپ کے گناہ معاف ہو چکے ہیں؟ کیا آپ کو اطمینان ہے کہ آپ کے اندر الٰہی زندگی موجود ہے اور وہ یسوع مسیح کے قد کے اندازے تک بڑھ رہی ہے؟ کیا آپ کو اطمینان ہے کہ آپ نے خود غرضی نہیں کی بلکہ محض اوروں کی بھلائی کے لئے زندگی بسر کی ہے؟ کیا آپ کو اطمینان ہے کہ آپ کے وسیلے دنیا کو فایدہ پہونچتا رہا ہے اور آپ کے جینے کی صرف یہی غرض رہی ہے کہ آپ کے وسیلے دنیا بہتر بن جاوے؟ اگر آپ کو ایسا اطمینان ہے تو آپ کی زندگی مبارک ہے اور آپ کے لئے موت ایک برکت ہوگی جو آپ کو اصلی آرام کی جگہ لے جاویگی خدا کرے کہ نورافشاں کا ہر ایک ناظرین سچ مچ مسیح اور اس کی خدمت کے لئے اپنی زندگی بسر کرنے والا ہو۔

ہم کو اپنے بزرگ اور پیارے پادری کے۔ سی چیٹرجی صاحب ڈی۔ ڈی کی بیگم ڈاکٹر دتا صاحب کی اہلیہ کی وفات کا حال سن کر بہت افسوس ہوا یہہ خاتون بڑی نیک مسیحی اور سخاوت میں مشہور تھیں ہم اپنے بزرگ پادری صاحب اور پیارے ڈاکٹر صاحب اور مرحومہ کے دیگر رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند اپنے بڑے فضل سے ان کو تسلی عنایت فرما دے

---

۲۹ نومبر ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں بصیغہ مراسلات ایک مضمون مسٹر ولاور مسیح کی طرف سے مسٹر رام سنگہ کی تعریف میں شائع ہوا ہے ہم کو خبر ملی ہے کہ وہ مضمون مسٹر ولاور مسیح کی طرف سے نہیں بھیجا گیا کسی شخص نے ان کے نام سے بغیر ان کی اطلاع کے وہ مضمون ارسال فرمایا مسٹر ولاور مسیح اس مضمون کو بالکل جعلی بتلاتے ہیں ہمیں اس شخص پر بڑا افسوس ہے کہ جس نے ایسی شرارت کی اور پبلک کو دھوکے میں ڈالا۔

ایک دفعہ ڈاکٹر بارناڈو نے جو ولایت کے ایک بڑے یتیم خانے کے مہتمم تھے فیصلہ کیا کہ وہ کبھی کسی بے کس اور لاچار بچے کو اپنے یتیم خانے میں داخل کرنے سے انکار نہ کریں گے ان کا یہ فیصلہ معلوم کر کے ان سے کہا گیا کہ وہ ایسا قاعدہ نہ بناویں کیونکہ بعض کو لینے سے ضرور انکار کرنا ہی پڑے گا لیکن ڈاکٹر بارناڈو نے کہا کہ "میں کسی کو داخل کرنے سے انکار نہ کرونگا" اس کے تھوڑے عرصے بعد ایک عمر رسیدہ لیڈی ڈاکٹر صاحب کی ملاقات کے لئے آئی اور لوگوں نے جو اس وقت وہاں موجود تھے خیال کیا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو کسی فضول سی بات کی نسبت دق کرنے آئی ہے اس واسطے انہوں نے اس کو واپس جانے پر مجبور کیا مگر اس نے ڈاکٹر صاحب کی ملاقات پر اصرار کیا اور ڈاکٹر صاحب کو ملکر پوچھا "کیا آپ کا یہہ مطلب ہے کہ آپ کسی یتیم کو کبھی داخل کرنے سے انکار نہ کرینگے" اس نے جواب دیا بلاشبہ میرا یہی مقصد ہے کہ کسی یتیم اور بے کس بچے کو اس گھر میں لینے سے انکار نہ کیا جاوے گا" یہہ سن کر بزرگ لیڈی نے کہا کہ اگر آپ کا یہی مقصد ہے" تو میرے پاس آپ کے لئے کچھ روپیہ موجود ہے" یہہ کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ اپنے بیگ میں جو اس کے بازو میں لٹک رہا تھا ڈالا اور پندرہ ہزار روپیہ کے نوٹ نکال کر ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں رکھ دیئے اس کے بعد دوسری بار پھر ہاتھ ڈالا اور پندرہ ہزار کا ایک اور نوٹ نکالکر دیدیا۔ تیسری بار پھر ہاتھ ڈال کر ایک اور پندرہ ہزار کا نوٹ نکالکر ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں دیدیا اور کہا صاحب بس نے یہی آپ سے کہنا تھا اور سلام کر کے چلی گئی۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان میں ایک ایسی سوسائٹی موجود ہے جس کا کام یہہ ہے کہ ہندوستان میں بچوں کی حفاظت کی جاوے حال میں اس سوسائٹی کی طرف سے کلکتہ کی آبکاری کی کمیٹی کے پریسیڈنٹ کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا گیا کہ ۱۴ برس سے کم عمر کے بچوں کے ہاتھہ کسی قسم کی مسکرات فروخت نہ کی جاوے اس چٹھی میں یہہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ اگرچہ ہندوستان کی آبکاری کی کمیٹی نے اس کی سفارش کی تھی اور گورنمنٹ ہند نے بھی اس کو منظور فرمایا تھا اور یہہ بھی سنا گیا تھا کہ بنگال میں اس کا رواج بھی ہو گیا ہے مگر یہہ امر قانون کی صورت میں ابھی پاس نہیں کیا گیا اس واسطے اس سوسائٹی نے دریافت کیا ہے کہ شراب کے لائیسنس لینے والوں کو اس ممنوعہ امر کی کس طرح خبر دیجاتی ہے اور کس طرح اس پر عملدرآمد کرایا جاتا ہے اور آیا قانون آبکاری میں جس کی ترمیم ہونے والی ہے اُس کو داخل کیا جاوے گا یا نہیں آخر میں سوسائٹی نے یہہ اُمید ظاہر کی ہے کہ نابالغوں کے ہاتھہ شراب کا بیچنا از روئے قانون منع کیا جاویگا اور اُس کے خلاف عمل کرنے والوں کو سزا دی جاوے گی اس کے جواب میں بنگال کے محکمہ آبکاری کے کمشنر صاحب نے بتلایا ہے کہ چودہ برس سے کم عمر کے بچوں کے ہاتھہ تمام قسم کی نشہ کی اشیاء کی فروخت کی ممانعت کا ذکر بموجب بورڈ آف ریونیو کے سرکلر آرڈر نمبر ۳ مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۷ء تمام لائیسنسوں میں کیا گیا ہے اس حکم کے توڑنے والے کا نہ صرف لائیسنس ضبط کیا جائے گا بلکہ اس کو جرمانہ کی بھی سزا دی جاوے گی اور مجوزہ قانون آبکاری میں بھی یہہ فقرہ ازدیاد کیا جاوے گا معلوم نہیں کہ پنجاب میں بھی کوئی اس قسم کی ممانعت ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو گورنمنٹ کو مہربانی کر کے پنجابی بچوں پر بھی رحم کرنا چاہئے اور چودہ برس سے کم عمر کے بچوں کے ہاتھہ ہر قسم کی نشہ کی اشیاء کی فروخت بند کردینی چاہئے یقین ہے کہ پنجاب گورنمنٹ جلد اس امر میں بنگال گورنمنٹ کی تقلید کرے گی +

شاہی کمیشن جو مدراس سے اپنا کام ختم کر چکی ہے اب برہما میں کام کر رہی ہے اس صوبہ کا کام ختم کر کے کمیشن بنگال کے نئے صوبہ میں جاویگی وہاں سے جنوری ۱۹۰۸ء کے آخر تک کلکتہ میں واپس آجائے گی فروری میں وہ ناگپور، جبلپور، الہ آباد اور لکھنؤ کا دورہ کریگی بعد ازاں پنجاب کو تشریف لاوے گی اُمید ہے کہ ۱ مارچ ۱۹۰۸ء تک لاہور پہونچیگی اور ۱۰ مارچ تک شہادتیں لے گی اور پھر راولپنڈی کو اور اُس کے بعد پشاور کو جاویگی جہاں پہنچنے کی تاریخ ۱۳ مارچ مقرر کی گئی ہے ۱۷ مارچ کو پشاور سے روانہ ہو کر ۱۸ کو کوہاٹ پہونچیگی کوہاٹ سے سکھر کی طرف روانہ ہوگی جہاں ۲۳ مارچ تک پہنچنے کا ارادہ ہے سکھر سے وہ کوئٹہ اور کراچی کو جا کر ۴ اپریل تک بمبئی پہنچ جائے گی جہاں جہاز پر سوار ہوتے ہوئے کمیشن ۱۳ اپریل کو ہندوستان سے ولائت کو تشریف لے جاویگی۔

حسب ضرورت کمیشن کے پروگرام میں تبدیلی کا بھی امکان ہے کمیشن کا دربار پبلک ہوگا اور دربار کے مقام کا اشتہار بعد میں دیا جاویگا۔ دربار کے شروع کا وقت ساڑھے دس بجے صبح ہوا کرے گا وہ صاحبان جو گواہی دینا چاہتے ہیں اپنی گواہی کا تحریری بیان سیکرٹری رائیل ڈی سینٹرلیزیشن کمیشن کیمپ کی خدمت میں بھیج دیں +

ہم کو یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ سکاچ مشن کالج سیالکوٹ کے یونیورسٹی کے ساتھہ ملحق کرنے کی تجویز کے متعلق سنڈیکیٹ کا رزولیوشن سینیٹ نے منظور فرمایا ہے حال یہ ہے کہ سنہ ۱۹۰۶ء میں یونیورسٹی کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی کہ کالجوں کے متعلق رپورٹ پیش کرے اس کمیٹی نے سکاچ مشن کالج کے برخلاف رپورٹ کی اور کہا تھا کہ اگر کافی روپیہ بھی مل سکے تو بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا سیالکوٹ میں کالج کی ضرورت بھی ہے یا نہیں! چرچ آف سکاٹلنڈ کی فارن مشن کمیٹی نے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر سے درخواست کی کہ اگر کمیٹی کالج کے لئے دو صد روپیہ ماہواری کا اضافہ کردے اور عمارت کے لئے گیارہ ہزار روپیہ دے دے تو کیا اُمید ہے پنجاب گورنمنٹ اپنی ماہواری گرانٹ میں اضافہ کردے گی اور نیز اسی قدر رقم کالج کی عمارت کے لئے بھی عطا کرے گی حضور لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے اس معاملے کو یونیورسٹی کے پاس بھیج کر دریافت کیا تھا کہ آیا یونیورسٹی محض عام وجہ پر کہ سیالکوٹ کالج کے لئے نامناسب اور غیر ضروری مقام ہے اس کالج کو خواہ وہ کیسا ہی اچھا کیوں نہ ہو اپنے ساتھہ ملحق کرنے سے انکار کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں عمارت کے لئے روپیہ کا دینا پبلک کے روپیہ کا ضایع کرنا ہوگا حضور لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ دوسرے درجے کے کالج سستی تعلیم دینے کا مفید مدعا پورا کر رہے ہیں مگر انہوں نے موجودہ زمانہ کے بورڈنگ کی سہولتوں کے خیال سے طالب علموں کے اپنے گھروں سے علیحدہ رہنے کی رائے سے اتفاق نہیں کیا سنڈیکیٹ نے اس پر یہہ رائے دی ہے کہ نہ تو سکاچ مشن کالج کا دوسرے درجہ کا کالج ہونا اور نہ ہی اس کا سیالکوٹ میں واقع ہونا ایسی کافی وجوہات ہیں کہ کالج کو یونیورسٹی کے ساتھہ ملحق نہ کیا جاوے اب سینیٹ نے سنڈیکیٹ کی اس رائے کو قبول فرمالیا ہے اور گورنمنٹ کو اس سے مطلع کیا جاوے گا ہم اس کامیابی کے لئے چرچ آف سکاٹلنڈ کی فارن مشن کمیٹی کو مبارکباد دیتے ہیں +

خداکے ساتھ چلنا

انسانی روح کی یہہ خواہش ایک ایسی خواہش ہے جو قدرتی طور پر ہمارے پچھلے ہفتے کے مضمون کے بعد پیدا ہوتی ہے وہ جو کسی قدر خدا کی دوستی سے آگاہ ہوگیا ہے قدرتی طور پر خدا کے ساتھ چلنے کا بھی بھوکھا ہوتا ہے کیونکہ خدا کے ساتھ چلنا دوستی کی زندگی کی سب سے مبارک اور اعلیٰ صفت ہے۔

پرانے عہدنامے کے تین بزرگوں کی نسبت صاف طور سے بیان کیا گیا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتے تھے اگرچہ یہہ فقرہ حنوک۔ نوح اور لیوی کے حق میں استعمال کیا گیا ہے مگر اس کا تجربہ محض انہیں تک ہی محدود نہیں رہا۔ ابراہام جانتا تھا کہ خدا کے ساتھ ساتھ چلنا کیا ہے اور خدا کے ساتھ ساتھ چل کے ہی وہ کسدیوں کے اور سے وعدے کی زمین میں پہنچا موسےٰ کا ایسا ہی تجربہ تھا اور خدا کی حضوری ہی کے سبب سے جو اس کے ساتھ تھی وہ ایسا کام جو انسان سے ہونا ممکن نہیں اور جس کے لئے وہ بلایا گیا تھا انجام تک پہنچا سکا داؤد اس سے واقف تھا اور خدا کے ساتھ ساتھ چل کے ہی وہ اسرائیل کے تخت پر سرفراز کیا گیا اور وہ تجربہ جو ان لوگوں کا تھا ہر زمانے کے ہزاروں مرد اور عورتوں کا ہوا ہے +

خدا کے ساتھ چلنے سے کیا مراد ہے؟ یہہ کوئی ایک فعل یا فعلوں کا سلسلہ نہیں ہے بلکہ زندگی کی ایک حالت ہے جو سالہا سال تک برابر قائم رہتی ہے ہم کو بتلایا جاتا ہے کہ حنوک تین سو برس تک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا خدا کے ساتھ ساتھ چلنا اس کے لئے کوئی غیرمعمولی تجربہ نہ تھا یہ اُس کی زندگی کی تندرست حالت تھی ایسا ہی ہمارا حال بھی ہونا چاہئے ہماری روزمرہ کی زندگی بلکہ تمام زندگی کی جو کبھی کبھی بوجہ معلوم ہو گئی ہے غرض یہہ ہے کہ خدا کے ساتھ ساتھ چل کر بسر کی جاوے زندگی جوش سے نہیں بنتی جوش والے تجربے کبھی کبھی حاصل ہوا کرتے ہیں لیکن ہم اس لئے بنائے گئے ہیں کہ روزانہ زندگی میں خدا کے ساتھ چلیں۔

اگر آپ مجھ سے دریافت کریں کہ اس آدمی کی جو خدا کے ساتھ ساتھ چلتا ہے کونسی خاص صفت ہے تو میرا جواب یہہ ہے کہ اس کا ہمیشہ خدا کی حضوری کو محسوس کرتے رہنا ہی سب سے اعلےٰ اور افضل بات ہے اس شخص کی سبت جو خدا کے ساتھ ساتھ چلتا ہے یہہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا کا خیال کبھی اس کے دل سے غائب نہیں ہوجاتا وہ ہمیشہ خدا کی حضوری کو محسوس کرتا رہتا ہے یا بہتر خیال یہہ ہے کہ وہ اُس کی حضوری میں ہے وہ اس طرح خدا میں رہتا ہے جیسا کہ ہوا میں +

کس طرح سے یہہ تجربہ ہمارا ہو سکتا ہے۔

اور رفتاروں کی مانند اس رفتار میں بھی جائے روانگی۔ طرف روانگی۔ اور۔ منزل مقصود۔ ہونے چاہئے اس کا ہم مختصراً ذکر کریں گے

۱۔ جائے روانگی صلیب ہے۔

گناہ گاروں کے لئے خدا کے ساتھ رفاقت حاصل کرنا کفارے پر مبنی ہے یسوع کے لہو کے سبب ہم خدا کے حضور میں رسائی پاتے ہیں جب ہم نوشتوں کی طرف رجوع لاتے اور دیکھتے ہیں کہ خون کے وسیلے ہم کو کیسی برکتیں حاصل ہوئی ہیں تو ہم حیران ہوجاتے ہیں خروج میں موسےٰ خون کے وسیلے رہائی کا ذکر کرتا ہے (خروج ۱۲: ۱۳) پولس کے حضور میں ہم خون کے وسیلے معافی۔ راستبازی سلامتی اور خدا کے پاس رسائی کے حال پڑھتے ہیں پطرس رہائی کا اور یوحنا پاکیزگی کا اور مکاشفات میں فتح سما ہو کے وسیلے حاصل ہونے کا بیان کرتے ہیں۔ وہ جو خون میں نہیں دھویا گیا کبھی خدا کے ساتھ نہ چلیگا اور اس رفتار میں کوئی قایم نہیں رہ سکتا جب تک کہ وہ لمحہ بھر کے لئے بھی خون کی طاقت سے غافل ہو جاوے۔ خدا صلیب پر گناہ گار سے ملنے کی انتظار کرتا ہے اور وہاں سے ہی خدا کے ساتھ رفتار شروع ہوتی ہے +

۲۔ طرف روانگی خدا کی مرضی ہے۔

وہ راہ جس پر ہم خدا کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں خدا کے احکام کی راہ ہے مسیحی کی خواہش کبھی یہہ نہیں ہونی چاہئے کہ خدا اُس کی راہ پر چلے بلکہ وہ ہمیشہ خدا کی راہ پر چلے بہت ہی مفید ہوگا اگر ہم دیکھیں کہ زبور کے مصنف کے دل میں یہہ خواہش کیسی زور دار تھی اکثر زبوروں میں ہمیں یہہ پکار سنائی دیتی ہے کہ ”مجھے اپنی راہ سکھلا“ ”مجھے اپنے حکموں کے راستے میں چلا کیونکہ میری خوشی ان میں ہے“ خدا ہمیشہ اپنی مرضی کی لائن پر رہتا ہے اگر ہم اس کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی وہاں رہنا چاہئے جب ہم اپنی راہ چلنے لگتے ہیں تو خدا کی راہ کو کھو دیتے ہیں۔ ابراہام اور بلعام کی تاریخوں سے اس سچائی کی صداقت کیسی عیاں ہو جاتی ہے +

۳۔ منزل مقصود وہ زندگی ہے جس میں خدا سب کچھ ہو جاتا ہے اور خودی کو مطلق دخل نہیں رہتا۔

اس کا بیان نہایت عمدہ طرح سے حنوک کے حال میں کیا گیا ہے وہاں ہم پڑھتے ہیں کہ حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا اور غائب ہوگیا۔

خدا کی حضوری کی آگاہی سے خود آگاہی آہستہ آہستہ دور ہوتی گئی خودی کی موت جس کی اکثر دیندار خواہش کیا کرتے ہیں خدا کے ساتھ رفاقت کا نتیجہ

ہے جب ہم خدا کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں تو ہماری زندگی ایسی ہو جاتی ہے جس کی نسبت کہہ سکتے ہیں "کہ تو بھی میں زندہ نہیں بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے"۔ خدا کی لگاتار آگاہی کے بغیر یہہ حالت پیدا نہیں ہو سکتی یہہ ایک ایسی حالت ہے جو کوشش اور جدوجہد سے نہیں لائی جا سکتی بلکہ کامل بھروسے سے اور اس سے کیسی تبدیلی پیدا ہوتی ہے کہ میں جو خود مغرور۔ نادان۔ نافرمانبردار۔ فریب خوردہ۔ لالچی۔ نفرت کے لائق۔ اور دل کو نفرت کرنے والا تھا مسیح کو جو حلیم خاکسار۔ تابعدار۔ خود انکار اور محبتی ہے جگہ دیتا ہوں۔ اس طرح سے ہم خودی کی نسبت مرتے اور خدا کی نسبت جیتے ہیں۔

حنوک کے حال میں ہم یہہ پڑھتے ہیں کہ وہ غائب ہو گیا کیونکہ "خدا نے اُسے اٹھا لیا"۔ اس سے ہم کو یہہ یاد دلایا جاتا ہے کہ خدا نے اس کو اِس زندگی سے جس کا مرکز خودی تھا نکال کر خوشی۔ دلیری اور ہمیشہ کی سلامتی کی زندگی میں پہنچایا اس طرح سے وہ اس زندگی کے لائق بنایا گیا جو اس زندگی کی سب سے اعلٰے برکت یعنے خدا کے حضور میں اٹھایا جانا تھا۔

ہمارے لئے جو اس قدر کئی ہزار برس بعد کے زمانے میں موجود ہیں یہہ امر کیسا اہم اور غور طلب ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے ساتھ ساتھ چلنا ایک ایسی زندگی ہے جو مرنے کے لئے تیار نہیں بلکہ اٹھائے جانے کے لئے۔ کیا تم خدا کے ساتھ ساتھ چل رہے ہو تب تم بھی حنوک کی مانند اُٹھائے جانے کو تیار ہو۔ ہم میں سے کتنوں کی نسبت یہہ بات سچ ہے؟ ہم میں سے کتنے خداوند کے آنے کے لئے تیار ہیں اُس کا آنا اب ہمارے نزدیک ہے اور روز بروز نزدیک ہوتا جاتا ہے کاش کہ خدا ہماری ایسی مدد کرے کہ ہم اُس کے ساتھ ایسے طور سے چلیں کہ اپنے خدا کے آنے کی بلکہ جلد آنے کی انتظاری کریں اور اُس کے اس وعدے کا کہ "دیکھو میں جلد آتا ہوں" اس دعا سے جواب دیں کہ "ہاں خداوند یسوع جلد آ"۔

قانون صحت

جسم کے اعضا

اب ہم جسم کے بڑے بڑے عضووں کی بابت کچھ سیکھینگے جن سے ہماری زندگی قائم رہتی ہے چھاتی کے خانہ میں دو پھیپھڑے ہیں اور دل ہے اگر تم اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر رکھو تم اپنے پھیپھڑوں کو اُٹھتے اور گرتے دیکھو گے اور اگر تم اپنی انگلیاں اپنی بائیں چھاتی کے نیچے رکھو تم اپنے دل کو چلتے دیکھو گے۔

پھیپھڑے اور دم پھیپھڑوں کے وسیلے سے ہم دم لیتے ہیں وہ شمار میں ۲ ہیں۔ ہوا ہمارے منہہ میں داخل ہوتی ہے اور نتھنوں میں بھی اور ہوا کی نالی میں جاتی ہے اور پھر پھیپھڑوں میں جاتی ہے یہہ پھیپھڑے باریک سوراخوں سے پر ہیں جو کچھ کچھ اسپنج کے سوراخوں کی طرح ہیں جب ہم ہوا کھینچتے ہیں چھوٹے سوراخ اس سے بھر جاتے ہیں اور ہمارے پھیپھڑے پھیل جاتے ہیں اور جب ہم ہوا کو باہر نکالتے ہیں ہمارے پھیپھڑے سکڑ جاتے ہیں یا نیچے کو دب جاتے ہیں کیونکہ چھوٹے سوراخ خالی ہو جاتے ہیں اس کا مطلب ہم ذرہ آگے سمجھینگے جبکہ ہم کو خون کی بابت معلوم ہوگا۔

دل۔ خون اور حرکت دل چھاتی کے بائیں طرف سامنے ہے یہہ قد میں ہر ایک آدمی کے اپنے اندازے سے ایک مٹھی کے برابر ہوتا ہے یہہ تھوڑا لمبا ہوا ہو اور اس لئے ہندوستانی ربڑ کی مانند پھیل جاتا اور سکڑ جاتا ہے یہہ سوراخ دار ہے اور چار حصوں یا کمروں میں منقسم ہے اس کی چوٹی پر دو کمرے ہیں اور دو بڑے کمرے اس کے نیچے کے حصے میں ہیں اوپر کے اور نیچے کے کمروں میں سوراخ مثل دریچوں کے ہیں۔

نالیں جو دل کے ارد گرد دکھلائی دیتی ہیں خون کی نالیں ہیں بعض ان میں سے انتڑیاں کہلاتی ہیں جو خون کو دل سے نکالتی ہیں اور دوسری رگیں کہلاتی ہیں جو خون کو دل میں واپس پھراتی ہیں یہہ خون کی نالیاں منقسم ہو کر درخت کی شاخوں کی طرح ہو جاتی ہیں اور ہر ایک تقسیم پر چھوٹی چھوٹی ہو جاتی ہیں اور بدن کے تمام حصوں میں پھیل جاتی ہیں وہ بدن کے تمام حصوں میں پہنچتی ہیں نیز انگلیوں اور انگوٹھوں تک خون دل کے کمروں میں سے نکل کر انتڑیوں میں جاتا ہے جب کہ دل کے اوپر کے بائیں طرف کا کمرہ سکڑتا ہے اس سے خون بہ نکلتا ہے اور چھوٹے دریچے سے ہو کر بائیں نیچے والے کمرے میں جاتا ہے جو اس کے لینے کے لئے کھل جاتا یا پھیل جاتا ہے اور پھر بایاں نیچے کا کمرہ سکڑ جاتا ہے اور خون اس سے بہ نکلتا ہے اور انتڑیوں سے ہو کر تمام بدن میں جاتا ہے یہہ خون روشن اور سرخ ہوتا ہے اور جب رگوں کے وسیلے سے پھر دل میں جاتا ہے تب یہہ کالا سا لال ہو جاتا ہے پھر یہہ خون دل کے دہنی طرف کے اوپر والے کمرے میں جاتا ہے پھر وہ کمرہ سکڑ جاتا ہے اور کالے سے لال خون کو دل کے نیچے والے کمرے کے دہنے ہاتھ کو لے جاتا ہے اور وہاں سے خاص انتڑی کے ذریعہ پھیپھڑے میں لے جاتا ہے جہاں پر یہہ بدل کر پھر روشن سرخ ہو جاتا ہے اور پھر خاص رگوں سے دل میں جاتا ہے آگے چلکر ہم دکھلائیں گے کہ کیونکر انتڑیوں کا خون جو روشن سرخ تھا رگوں میں سیاہ سرخ ہو جاتا ہے اور کس طرح یہہ رنگ بدلتا ہے۔

ہم نے پھیپھڑوں۔ دل اور خون کی نالیوں کا ذکر سیکھا ہے اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ ہماری چھاتی میں

دو پھیپھڑے ہیں اور وہ اسپنج کی مانند ہیں اور ہر ہوا کو اندر لیتے اور باہر نکالتے ہیں اور یہ عمل پھیپھڑوں کے پھیلنے اور سکڑنے سے واقع ہوتا ہے اور ہم نے یہہ بھی سیکھا ہے کہ دل پھیپھڑوں کے سامنے ہے اور چھاتی کے بائیں طرف ہے یہہ پٹھوں سے بنا ہوا ہے اور سوراخ دار ہے اور اس میں اوپر کے اور نیچے کے دو دو کمرے ہیں خون کی نالیاں دل سے لگی ہوئی ہیں اور وہ دو قسم کی ہیں یعنے انٹریاں اور رگیں انٹریاں روشن سرخ خون کو دل میں اور بدن کے تمام حصوں میں لے جاتی ہیں رگیں خون کو کالا و سرخ رنگ کا بنا کر دل میں واپس لاتی ہیں اور پھر دل خاص انٹریوں کے ذریعہ سے اس کو پھیپھڑوں میں بھیجتا ہے جہاں پر یہہ پھر روشن سرخ رنگ میں بدلتا ہے اور پھر خاص رگوں سے دل میں آتا ہے خون کو باہر نکالنے کے لئے دل کے اوپر کے کمرے سکڑ جاتے ہیں اور خون نیچے کے کمرے میں جاتا ہے جو پھیل جاتے ہیں اور پھر نیچے کے کمرے سکڑ جاتے ہیں اور خون انٹریوں میں چلا جاتا ہے +

قوت حاصل کرنیکا طریقہ

کیا آپ خدا کی قوت کو حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ وہ دینے کو تیار ہے اور وہ اس طرح سے ملیگی۔

۱۔ سب سے پہلے صبح اٹھکر اول کام یہہ کرو خدا کا کلام پڑھنا اس سے دعا کرنا اور اس سے رفاقت رکھنا

۲۔ خدا کے سامنے گزشتہ زندگی کی بابت صفائی کرنا اکیلے میں ہر ایک گناہ کا اقرار خدا سے کرنا اور اس سے معافی حاصل کرنا۔

۳۔ جس کسی بھائی کا گناہ کیا ہے اس سے معافی مانگنا اور جس کسی نے میرا گناہ کیا ہے یا نقصان کیا ہو یا رنج پہنچایا ہے اُس کو دل سے معاف کرنا۔

۴۔ جس کسی بات کی بابت شک ہو کہ یہہ راست ہے یا ناراست اُس کو مطلق چھوڑ دینا۔

۵۔ خدا کے کلام کے مطابق ٹھیک طور پر چلنا اپنے مطلب یا مرضی کے موافق معنے نہ کرنا بلکہ جو خدا کی روح کی ہدایت ہو اُس کے موافق سمجھ لینا۔

۶۔ اپنی مرضی کو بالکل چھوڑنا اور خدا کی روح کی ہدایت کی کامل طور پر پیروی کرنا۔

۷۔ اپنی ضمیر کو بالکل پاک رکھنا جو کچھہ خدا کی ہدایت ضمیر کی معرفت آوے اُس کو تسلیم کرنا۔

راقم وارث الدین از گوجرہ

انگلستان کا پوسٹماسٹر جنرل انگلستان میں سب سے بڑا بینکر ہے اگر تمام روپیہ جو ڈاک خانوں میں جمع ہے اس سے طلب کیا جائے تو ۱۵ کروڑ پونڈ دینا پڑے اور سب سے زیادہ ملازم یعنے قریباً دو لاکھہ مرد اور عورتیں اس کے تابع ہیں۔

پچھلے مہینے میں تقریباً ۲۰۰ مسلمان راجپوت جو آگرہ کے رہنے والے ہیں ہندو مذہب میں واپس لئے گئے ہیں اورنگ زیب کے زمانے سے جب کہ ان کے باپ دادے زبردستی محمدی بنائے گئے تھے یہہ لوگ برابر محمدی مانے جاتے تھے شدھی کی رسم آگرہ کے اخبار مسافر کے ایڈیٹر پنڈت بھوج دت شرما نے ادا کی قریب دو سو اشخاص جن میں بیرسٹر وکیل رئیس اور سرکاری افسران بھی شامل تھے اس عجیب معاملے کو دیکھنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ مخزن مسیحی۔

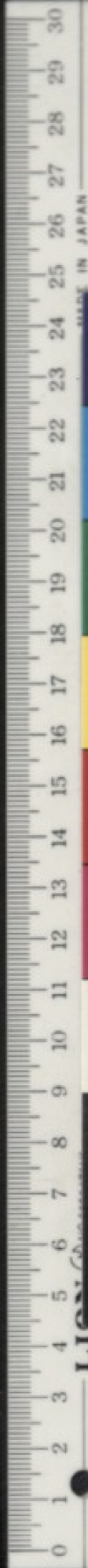
ہتھیرا کے راجپوت زمیندار لڑکے ہندو ہو جانے کی حقیقت دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ مسلمان نہ تھے بلکہ خارج شدہ ہندو تھے جو صرف مسلمانوں کی رسومات ختنہ نکاح اور دفن کو مانتے تھے

مرآت الشباب

ہم مسیح کو دیکھیں

عبرانیوں ۲: ۹ بعض اشخاص نظارے دیکھنے کے ازحد شائق ہوتے ہیں کتنا ہی روپیہ صرف کرکے اُن کو دور دراز کا سفر کرنا پڑے لیکن اُن کی خواہش یہہ ہی ہوتی ہے کہ کسی نئی اور نادر شئے کا نظارہ دیکھیں اس سے ہم سلیمان کے قول کی سچائی کو ثابت کرتے ہیں کہ آنکھہ دیکھنے سے سیر نہیں ہوتی مخلوق شدہ شئے کتنی ہی بڑی اور نفیس کیوں نہ ہو اور خوبصورتی کے لحاظ سے کیسی ہی دلکش کیوں نہ ہو ہم اس کو دیکھتے دیکھتے آخرکار تھک جاتے ہیں ہم اپنی نظر کے استعمال کرنے کے لئے خواہشمند ہیں ہم خدا کی خلقت کے بڑے کاموں کو دیکھنا پسند کرتے ہیں ہم ستاروں سے بھرے ہوئے آسمان کو خوشی سے دیکھتے ہیں انسان کی دانائی کی کاریگری پر نظر ڈالنے کے خواہاں ہیں اور اپنی چاروں طرف کی عجیب و غریب اشیاء کو دیکھ کر محظوظ ہوتے ہیں لیکن چند سال گزرے ایک شے میری نظر میں نادر معلوم ہوئی اور میرے خیالات اُس پر جم گئے اور اس پر زیادہ غور و فکر کرنے سے میری روح کو حظ ملا اور اب تک میں اس سے حظ اٹھا رہا ہوں میں اُس سے تھک نہیں گیا اور مجھے یقین ہے کہ میں ہرگز نہیں تھکونگا وہ میری حیرت کی شئے یسوع مسیح ہے وہ یسوع مسیح جو جلال کی رونق ہے یعنی تمام جلال کی کیفیت اُس میں موجود ہے وہ یسوع مسیح جو باپ کا اکلوتا ہے وہ یسوع مسیح جو صرف اکیلا ہی منجی ہے وہ یسوع مسیح جو فضل اور سچائی ہے +

یسوع مسیح پر نظر ڈالنا دنیا میں سب سے بڑے اور جلالی نظارے کو دیکھنا ہے کیونکہ وہ



ہیہوواہ کا ظہور جلیل ہے اور باپ کی ماہیت کا نقش ہے جو کہ بذات خاص ظاہر ہو کر اس عالم آب و گل میں عجیب و غریب کام کر گیا اور نہایت سنجیدہ اور بے نظیر تعلیم دے گیا اور ان کاموں سے باپ کی دلی منشاء کا اظہار کر گیا وہ یسوع مسیح گنہگار کا سب سے اعلےٰ اور اکیلا دوست ہے اس نے ہماری مانند شکل اختیار کی تاکہ وہ ہمارا سردار کاہن بنے وہ ہمارا سردار کاہن بنا تاکہ خدا کے آگے قربانی گذرانے جو کہ تمام گناہوں کا کافی و دائمی کفارہ ٹھہری اور تمام گناہگاروں کی نجات کا باعث ہوا اس نے شکل انسانی میں ہو کر الہی عدل کے تمام دعووں کو پورا کر دیا اور خدا کی پاک شریعت کے فرد جرم کا مواخذہ کیا اور پھر اس شکل انسانی کو لے کر آسمان پر چلا گیا اور اس میں ہو کر ہماری فکر کرتا اور ہماری سفارش کرتا ہے کیونکہ وہ ہمارا راست وکیل بنا ہے ایک دفعہ وہ جسمانی آنکھ سے دیکھا گیا جب کہ جسم میں ہو کر وہ ہمارے درمیان آیا تھا لیکن اب وہ صرف ایمان کی آنکھ سے زندہ ایمان کے ذریعہ دیکھا جاتا ہے وہ ایمان یسوع مسیح کو تمام علامات اور لاویوں کی شریعت کی رسومات سے دیکھتا ہے اور سب انبیا کے صحیفوں اور قدیم زمانوں کی پیشینگوئیوں سے ثبوت پاتا ہے اور ان تمام قیمتی وعدوں سے بھی جو کہ فضل کے عالم میں دئے گئے ہیں اور کلام اللہ میں درج ہیں اور خدا کے ہیکل کے تمام قوانین سے ظاہر ہوتا ہے لیکن بڑی انجیل اس کو خاص طور سے ظاہر کرتی ہے اور شل آئینہ اس کی نوشکو اچھی طرح آشکار ہماری آنکھوں کے آگے پیش کرتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے جلالی تخت پر رحم ظاہر کرنے کے لئے بیٹھا ہے اور ہم منتظر ہیں کہ راستبازی سے وہ دنیا کی عدالت کا کام سر انجام دے گا +

اب اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم سائنس یا فلسفہ کی آنکھ سے اُسے دیکھیں اور حواس خمسہ سے اُسے دریافت کریں کیونکہ وہ آسمان میں بلند ہے جب تک کہ تمام خلقت کی بحالی کا دن نہ آوے اور نہ ہم کو امید ہے کہ اب کسی قسم کی رویا یا ظہور سے خداوند یسوع مسیح کا نظارہ ہوگا وہ روحانی طور سے اپنے آپ کو اس پر ظاہر کرتا ہے جس میں پاک روح کا مسکن ہے اور جب وہ شخص اسے دیکھتا ہے تو وہ محبت سے بھر جاتا ہے اور بڑی خواہش سے اس کی مانند بننا چاہتا ہے وہ شخص اسباب کو ضرور چاہتا ہے کہ ایک قریبی اور بنی اتحاد مسیح کے ساتھ ہووے اور بالمقابل اس کے اس شخص کی نظروں میں دوسری چیزوں کی خوبصورتی۔ قدر اور عزت ناچیز معلوم ہوتی ہے خداوند مسیح کو روح کے اثر سے موثر ہو کر دیکھنا یہہ ہے کہ ہم اپنی روح کو اس کے سپرد کر دیں۔ نجات کا پورا بوجھ اس کے اوپر رکھ دیں اور اس بات کا فیصلہ قطعی طور سے کریں کہ ہم اس کے ہیں۔ ہمیشہ تک اس کے ہیں اور وہ ہمارا ہے یہہ باتیں یسوع مسیح کے نظارے سے پیدا ہوتی ہیں +

کون چاہتا ہے کہ اس نظارے سے مستفیض ہو؟ وہ تمام لوگ جو اپنی طرف دیکھتے دیکھتے تھک گئے ہیں اور اپنے کاموں سے بیزار ہو گئے ہیں اور زندگی و صلح کے لئے خدا کی پاک شریعت کی طرف نظر کرتے رہے ہیں وہ سب ایسے جن کو اس پیغام کی خبر ملی ہے چاہئے کہ شوق سے اس کی خواہش کریں اس کے واسطے عاجزی کے ساتھ درخواست کریں اور وہ سب جو اس کے بغیر زندگی حاصل نہیں کر سکتے پکاریں کہ اے یسوع اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کر اور دل سے رنجیدہ ہو کر کہیں کہ اے پاک روح اپنا ظہور ہم پر کر اور آہ و زاری کر کے داؤد کے ہمزبان ہو کر بولیں کہ میری روح انتظاری کرتے کرتے شکستہ ہو گئی کہ یسوع کو دیکھے۔

اے پیارے ناظرین! کیا آپ نے مسیح کو دیکھا ہے؟ اس دنیا میں جس پر ہم رہتے ہیں صدہا خوبصورت نظارے ہیں اور ان سے بڑھ کر عمدہ نظارے آسمان میں ہیں مگر یہہ سب خداوند مسیح کے نظارے کے مقابلے میں ہیچ ہیں اگر ہمارے دل روحانی ہیں تو یہہ جلالی نظارہ ضرور ہمارے مشاہدہ میں آئے گا۔ دیگر نظاروں پر روپیہ صرف ہوتا ہے مگر یہہ نظارہ مفت ہے دیگر نظاروں کے لئے ہمیں دور دراز جانا پڑتا ہے لیکن یہہ نظارہ ہم وہیں دیکھ سکتے ہیں جہاں کہ ہم رہتے ہیں زمینی نظارے وقت کے گذرنے کے بعد معمولی ہو جاتے ہیں اور ان کی تاثیر بھی کم ہو جاتی ہے لیکن مسیح کا منظر ہمیشہ نیا تازہ ہے اور روح کے لئے ہمیشہ نئی ضیافت ہے روح اقدس اپنے آپ کو ہمیشہ پھر ظاہر کرتی ہے جس سے ہم مسیح کا پاک نظارہ دیکھتے ہیں کیا ہم مسیح کو انسانی وجود میں دیکھتے ہیں جیسا کہ وہ شکل انسانی میں تھا آیا ہم اس کو خدا کے طور پر دیکھتے ہیں جب کہ وہ باپ کا نقشہ رکھتا تھا آیا ہم اس کو خدا اور انسان کی حیثیت میں دیکھتے ہیں جن کی کمالیت میں وہ کامل تھا یا ہم اس کو مرد غمناک یا آشنائے رنج دیکھتے ہیں یا کیا ہم اس کو جلالی معزز اور تاجدار دیکھتے ہیں؟ کیا وہ ہمارے خوفوں سے اعلیٰ ہے ہماری تکلیفوں سے اعلےٰ۔ موت سے اعلےٰ نہیں ہے پھر اگر ہم سے پوچھا جائے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسیح کو دیکھتے ہیں ناظرین دیکھو اور اپنی زندگیوں میں اس بات کا فیصلہ کرو +

راقم جے۔ ایم۔ ثاقب۔

غزل

باغ عالم میں ہوا جس دم گذارہ آپ کا
آن کر چمکا گڈریوں پر ستارہ آپ کا +

گر گیا انکار پطرس بھی سہ بارہ آپ کا
رو دیا پھر خیال کر دل میں دوبارہ آپ کا

دشمن جاں بے گئے تم کو پکڑ کر دار پر
ہو گیا پسلی سے تب جاری فوارہ آپ کا

اے گنہگارو ذرا دیکھو میرے غمخوار پر
ہو گیا ہم سب کو اب کامل کفارہ آپ کا

پائیں روح القدس ہو عیسیٰ اشارہ آپکا
ہو ترقی پر سدا دین نصارے آپ کا

اب چمکتا ہے کوئی دم میں ستارہ آپ کا
بج رہا ہے ہند میں حضرت نقارہ آپ کا

بعد مرجھانے کے گل ہر رگ ملیگا خاک میں
ساتھ ہو محشر میں اے عیسیٰ سہارا آپ کا

پیاروں کو بڑا دِن مبارک ہو

کانوں میں آرہی ہے کیسی صدا مبارک
کیوں کہہ رہا ہے پیہم سارا جہاں مبارک

دیتے ہیں مرد و زن سب پیر و جواں مبارک
کرتا ہو کس لئے آج خورد و کلاں مبارک
قرباں صدائے خوش پہ سوح رواں مبارک

چلتی ہے ناز سے کیا دل پر ہوائے فرحت
باغ جناں ہیہ دل ہے سن کر صدائے فرحت

سر باندھتے ہیں طایر گا کر نوائے فرحت
از بس تمہاری ہے دل کو ادائے فرحت
بلبل ہے گل سے کہتی اے دلستاں مبارک

زلفوں نے پیچ کھائے بل کاکلوں نے بدلے
انداز گیسوؤں کے کیا سنبلوں نے بدلے

عشرت کے نغمے میں نغمے کیا بلبلوں نے بدلے
سبزے نے روپ بدلا جوڑے گلوں نے بدلے
رخصت ہوا چمن سے دور خزاں مبارک

عیسائیوں نے بدلی کیسی قبا چمن میں
آئی صدا مبارک چھائی گھٹا چمن میں

بسپی رمس نے باندھی ہوا چمن میں
چلتی ہے جھوم کر کیا باد صبا چمن میں
پھولوں سے کر رہی ہے اٹھکھیلیاں مبارک

ہندوستان میں چھائی ہر سو بہار جنت
روئے زمیں پہ جس سے ہے اب بہار نکہت

دہ گل ہے دن بڑا یہ دیتا بہار قدرت
دامن بھرے ہوئے ہے ابر بہار رحمت
کشت مراد ہے پھر گوہر فشاں مبارک

گل کی طرح سے خنداں ہے کر نوید تازہ
عشرت کی رنگ ریاں ہے کر نوید تازہ

عیش و خوشی کی گھڑیاں ہے کر نوید تازہ
خوشیاں تمام سن سال لی لیکر نوید تازہ
پہلو میں بن کے آئیں آرام جاں مبارک

اقبال مسکرایا نام نشاط ہے کر
خوشیوں نے منہہ دکھایا نام نشاط لیکر

عشرت کا وقت آیا نام نشاط لے کر
ہم نے قلم اٹھایا جام نشاط لے کر
مضموں سے کر دیا پھر سارا جہاں مبارک

منہہ آئینہ میں دیکھو ہندوستان والو۔
دل سے نفاق کھوؤ ہندوستان والو

غفلت سے باز آؤ ہندوستان والو
خواب گراں سے چونکو ہندوستان والو
سورج ہوا افق پر جلوہ فشاں مبارک

خود غرضیوں نے چھوڑا جب شوق تن پرستی
رخصت ہوا یہاں سے ادبار بت پرستی

آنکھوں سے اڑ گیا ہے پھر خواب وحج پستی
جلوہ ہے صبح کے ہے معمور بزم ہستی
رخصت ہوئیں وہ شب کی تاریکیاں مبارک

آئے ہیں اب زمیں پر وہ آسمان والے
کرتے شکار دل جو الفت کمان والے۔

یسوع مسیح ہمارے فخر زمان والے
ابن خدا ہیں بانی امن و امان والے
دیتا ہے صدق دل سے جن کو جہاں مبارک

اے بلبلو مبارک تم کو چمن سے الفت
گلبہائے گلستاں سے باغ عدن سے الفت

ہم کو تو اپنے یار رشک چمن سے الفت
دائم رہے دلوں میں فخر زمن سے الفت
یسوع دلوں میں اپنے ہو جاوداں مبارک

دائم رہو شگفتہ مقصد میں نوجوانو
گل کی طرح چمن میں پھولو پھلو جوانو

آزادگی کا جامہ پہنو اٹھو جوانو
پھولے وہ باغ جس کے تم پود ہو جوانو
ہندوستان تم سے ہووے جنت نشاں مبارک

چہروں سے مٹ گیا ہے گرد نشان کلفت
پھر سو کے چونک اٹھے جب خوابیدگان غفلت

ہے ہند کے لئے اب آیا زمان قسمت
"دن ہو بڑا مبارک" دن ہے کہ کان شوکت
اور ہم پہ بھی رہے اب وہ مہرباں مبارک

ایم۔ جے سیٹفن سن **شوکت**۔

نجات دہندہ کی خوشخبری

لوقا ۲ باب ۷ آیت۔ اور پلوٹھا بیٹا جنی اور اس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ سرا میں ان کو جگہ نہ ملی تھی اے مخلوق اللہ دیکھو کیا یہ قدرت کا کام نہیں ہے کہ جہاں نجات دہندہ کا تولد ہو وہاں اتنی بڑی بھیڑ آدمیوں کے

پہلے ہی سے اکٹھی ہو جائے کہ نجات دہندہ کو سرائے میں جگہ نہ ملے اور وہ سب کو منظور کرائے اور آپ ہی خود اپنے پُرتکلیف اٹھا کر بیلوں کی چرنی میں اپنے کو ظاہر کرے اور اتنا عالم جو موجود ہے کسی کو دکھ نہ دے کہ یا دنیا کے ملک کو اختیار نہیں کہ اپنے لئے جگہ بنا دے لیکن یہہ قدرت کا کام خود ہی اس نے کیا دیکھو او کیا کل مخلوق اس کے استقبال کو نہیں آئی ہمی کیا قیصر اگوستس کے دل میں قدرت نے نہیں ڈالا کہ وہ ایسا حکم جاری کرے اور خدا کا فرمان جو پہلے نبیوں کی معرفت فرمایا گیا تھا پورا کرے ہاں یہہ قدرت کا کام ہے اس قدرت کا نام انجیل شریف ہے کہ ایک بادشاہ بلکہ شہنشاہ جو ساری دنیا کا ایک ہے آیا ہی تو ساری دنیا کیوں نہ آوے اور اس کا استقبال کیوں نہ کرے

یہہ بادشاہ کہاں ہے؟

فرشتوں کا فرمان لوقا ۲: ۱۱-۱۰ آج داؤد کے شہر بیت لحم کی سرائے میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہے دسویں آیت میں لکھا ہے کہ فرشتے یہہ بھی کہتے تھے کہ ساری امت کے واسطے یہہ خوشی کی خبر ہوگی +

سو فرشتوں کے ساتھ ملکر میرا جی چاہا کہ میں بھی بشارت دوں اور جس کا جی چاہے وہ بھی میرے اور فرشتوں کے ساتھ ملکر کہے کہ اے دنیا کے بادشاہو اور شاہنشاہو دیکھو نجات دہندہ سرائے میں ہے تم سب اس کا استقبال کرو کیونکہ وہ تم کو اصلی بادشاہی سکھا دیگا کیونکہ وہ ازل سے ابد تک بادشاہ عظیم ہے سب کچھ تمہاری بادشاہی کے لئے جو درکار ہے اس کے پاس موجود ہے ہاں وہ سرائے میں ہے کوئی روک ٹوک اس کے ملنے میں نہیں تم خوشی سے اس کے ملنے کو جا سکتے ہو وہ کسی بادشاہ کے گھر میں نہیں اترا بلکہ سرائے میں جہاں ہر ایک جا سکتا ہے سرائے میں کسی کے لئے ممانعت نہیں ہے سوائے

سوداگرو تم بھی سرائے میں اس بڑے سوداگر کے پاس جا کر قیمتی موتیوں کی تلاش کر سکتے ہو اور وہ قیمتی موتی مفت دیتا ہے جس کا نام ابدی نجات ہے۔

اے عالمو تم بھی سرائے میں جاؤ تم کو بھی کوئی روک ٹوک نہیں کہ سرائے میں ایک عالم آیا ہے وہ ایسا علم تم کو بتائے گا کہ کبھی جاتا نہ رہے گا بلکہ اس علم سے جو وہ سکھاتا ہے ہمیشہ کی خوشی حاصل ہوگی اس علم کا نام نجات ابدی ہے دیکھو دور سے عالم اس کے پاس سرائے میں آئے ہیں یہہ عالم جو اس کے پاس آئے ہیں ستاروں کا علم جانتے ہیں اور یہہ علم ستاروں کا اس بڑے عالم نے جو سرائے میں آیا ہے ان کو سکھایا ہے وہ تم کو آسمانی علم سکھانے کو سرائے میں آیا ہے جس کا نام ابدی نجات ہے

اے گڈریو دیکھو ایک سچا گڈریا سرائے میں ہے (مت ڈرو کیونکہ سرائے میں کسی کے لئے ممانعت نہیں) وہ سچا گڈریا تم کو سچی پاسبانی سکھائیگا وہ تو اپنی بھیڑوں کے لئے جان دینے کو تیار ہے دیکھو اس کی گود میں ایک بھیڑ ہے جو بھٹک گئی تھی وہ بھٹکی ہوئی بھیڑ کو ڈھونڈھ کے لایا ہے اور اپنے کاندھے پر اٹھا لیا ہوا ہے اور جنگل۔ میدان۔ پہاڑوں اور کانٹوں میں پھر پھر کر یہہ گڈریہ زخمی ہوا ہے۔ یہہ گڈریہ محلوں میں نہیں رہتا اور نہ اس کے پاس محل نہ باغ نہ گھوڑا نہ گاڑی نہ نوکر نہ چاکر بلکہ ہمدردی سے بھرا ہوا ہے اور اپنی جان اپنی بھیڑوں کے لئے دیتا ہے۔

اے مسافرو تم بھی سرائے میں جاؤ۔ کیونکہ ایک آسمانی مسافر سرائے میں اس لئے آیا ہے کہ اکثر مسافر سرائے میں اترتے ہیں وہ تم سے ملاقات کرنے کو آیا ہے اس میں بے انت ہمدردی بھری ہوئی ہے اور وہ تمہاری ساری سفر کی تکلیفوں کو دور کرے گا اور تمہارے پاؤں بھی دھوئے گا اور تمہاری تھکاوٹ اپنی محبت سے دور کرے گا اور آسمانی وطن کو لے جاویگا اور تمہارے آنسو پونچھیگا۔

اے بچو تم بھی بیت لحم کی سرائے میں جاؤ وہاں کوئی روک ٹوک نہیں کیونکہ ایک عجیب بچہ سرائے کی چرنی میں آیا ہے یہہ بچہ جو چرنی میں ہے کل بچوں کا دوست ہے وہ تم کو میٹھی میٹھی آواز سے بلاتا ہے وہ سرائے میں اس لئے بچہ بنکر آیا ہے کہ کل بچوں کو خدا کا بچہ بنا وے ہاں آج وہ تم کو بلاتا ہے۔

اے محمدیو دیکھو **روح اللہ** بیت لحم کی سرائے میں ہے وہ اس لئے آیا ہے کہ تمہاری بگڑی ہوئی روحوں کو آراستہ کرے اور خدائے کریم کی طرف پھیرے اور تم کو ابدی نجات بخشے ہاں اے محمدیو کلمۃ اللہ آج سرائے میں ہے کہ تم کو بتا دیگا کہ سچ مچ اللہ کا کلام میں ہی ہوں جو محمدی اس کے کلام کو سنیگا اور اس پر عمل کرے گا سو ابدی نجات پائے گا۔

اے ہندؤو تم بھی سرائے میں جاؤ کہ پرمیشور تمہارے لئے اوتار لے کر آیا ہے ہاں یہہ نشکلنک اوتار پرمیشور کی پوتر آتما ہے جو تمہاری آتما کو پرمیشور کی آتما سے ملا دیگا یہہ اوتار پاپیوں کے اودھار کے لئے آیا ہے یہہ اوتار اپنے خون سے تمہارے پاؤں کو دھوئیگا یہہ تم کو میٹھا بچن سنا دیگا اور اپنے بچن سے تم کو پرمیشور کا درشن کرا دے گا اور تم کو مکتی دلا دیگا +

اے نیچریو تم بھی سرائے میں جاؤ کہ جس نے نیچر کو بنایا ہے وہ وہاں ہے ہاں وہ ٹھیک ٹھیک تم کو بتائے گا کہ نیچر کس طرح بنایا ہے اگر تم نیچر کے مالک سے میل کرلو تو ابدی نجات حاصل کرو گے۔

اے دہریو دیکھو بیت لحم کی سرائے میں خدا کی آواز یا کلام خدا نے آج تمہارے لئے آدمی کا

لیا ہے اس نے ثابت کیا ہے کہ خدا ہے نہ یقین ہو تو بیت لحم کی سرائے میں جاکر اس قدرت کی آواز کو یا کلام خدا کو سن تو تمہاری جان ہمیشہ تک بحال رہے گی اور فنا نہ ہوگی وہ اسی لئے آیا ہے کہ تم پر ظاہر کرے کہ تم غلطی میں ہو اس آواز میں ایسی تاثیر ہے کہ خدا کی ہستی کو ظاہر کرتی ہے اور اسی تاثیر سے فنا کو بقا میں بدل ڈالتی ہے اور ابدی نجات بخشتی ہے۔

اے نبیو تم بھی سرائے میں جاؤ کہ ایک نبی معصوم سرائے میں آیا ہے وہ تم کو کل نبوت کی باتیں جو خداوند کریم کی طرف سے اس کی امت کے لئے ہیں بتائیگا اور تم کو اور کل امت کو خدا کا غیبی علم اور جو باتیں آگے ہونے والی ہیں بتادیگا ہاں یہہ نبی تمام دنیا کے نبیوں سے بڑا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری اور تمہاری امت کی نجات ہے وہ تم کو اور تمہاری امت کو نجات بخشے گا +

اے پیغمبرو دیکھو ایک پیغمبر سرائے میں ہے جو سب پیغمبروں سے بڑا پیغمبر ہے ہاں ابراہام اضحاق - یعقوب - موسٰے سے بھی بڑا اور پچھلا اور پہلا پیغمبر ہے وہ مسیح خداوند ہے وہ خدا کے سارے پیغام تم کو سنائیگا اور تم کو اور تمہاری امت کو نجات بخشے گا یہی الفا و امیگا ہے۔ نجات کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں اے آدم زادو دیکھو ابن آدم سرائے میں ہے کہ وہ کل نبی آدم کو نجات بخشیگا +

اے گناہ گارو تمہارا دوست سرائے میں ہے کہ تمہارے گناہوں کو دور کرے اور تم کو نجات بخشے اے مریضو ایک حکیم سرائے میں ہے اس کے پاس آب حیات ہے جو کوئی اس کو پئے گا کبھی بیمار نہ ہوگا وہ مسیح خداوند ہے نجات اس کے ہاتھ میں ہے

راقم جے۔ چارلس

رسید زر

ڈاکٹر ایشوری پرشاد واسطے پنڈت شہابیل ۱۹۰۸ء		ہے ۸ر
اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس لاہور		ہے ۸ر
ڈاکٹر جے سمرول	اشتہار	عہ
پادری جے۔ اے الگزنڈر	۱۹۰۷ء	۶ر ۸ر
پادری سکھ لعل	۱۹۰۶-۷ء	صہ
پادری سی پورپ	۱۹۰۷ء	۶ر ۴ر
مسٹر آر۔ الیف۔ مٹر	۱۹۰۷ء	۶ر ۸ر
پادری کے۔ بی سرکار ستھانیسر	۱۹۰۷ء کاپی	ہے
پادری ڈبلیو۔ جی کے ٹریز	اشتہار	ہے ۸ر
، این سی سا ئتھ	،	عہ
، فرگوسن۔	،	عہ
ڈاکٹر ٹی۔ ایل۔ پیل	۱۹۰۷ء	ہے ۸ر
پادری جی ڈبلیو۔ ٹی بسکو بٹالہ	،	ہے ۸ر
، ڈبلیو ایس ٹچوپ	۱۹۰۶-۷ء	عـہ ۱۲ر
، کے۔ سی۔ جیٹرجی	۱۹۰۷ء	ہے ۸ر
،	اشتہار	ہے ۱۲ر
مسٹر آر۔ سین۔ ماتھرس		۶ر ۸ر
پادری بکی مل	۱۹۰۷ء	۶ر ۸ر
مسٹر ایم۔ این ہوز	اشتہار	۴ر ۴ر
مسٹر ٹی۔ سالومن	،	۶ر ۱۲ر
مسٹر جانکی ناتھ	۱۹۰۷ء	۶ر ۱۱ر
مس سی۔ الیف کیمبل واسطے پنڈت جان بکس و مسٹر اے۔ ویلس	۱۹۰۶-۷ء	للعـہ
مسٹر ابن سالومن دس کاپی		۱۲ر
پادری آر۔ الیف جونس واسطے ڈیرہ نانک		۶ر ۸ر
مسٹر جی ڈبلیو میکین سردی	۱۹۰۷ء	ہے ۸ر
پادری سی جی۔ ملیزیا	اشتہار	عہ
مسٹر جے۔ چارلس بقایا ۱۹۰۸ء کے آخر تک		صہ
پادری تاراچند	۱۹۰۷ء	ہے ۸ر
پادری ڈاکٹر ڈبلیو۔ شیل	۱۹۰۶-۷ء	صہ
مسٹر جلال الدین	۱۹۰۷ء	ہے ۸ر
مسٹر ٹی۔ نصیب علی	۱۹۰۸ء	۶ر ۸ر

دلچسپ واقعات

چینی عورتیں بے پروائی اور مردوں کی غلامی کے خیالوں اور بندھنوں کو اپنے سے بہت جلد توڑ رہے پھینکتی ہیں پکن میں ان کا اپنا ایک اخبار نکلتا ہے جو عورتوں کا روزانہ اخبار کہلاتا ہے یہہ اخبار صرف چینی اور منچو عورتیں چلاتی ہیں جاپان میں عورتوں کے اخبار اپنے الگ ہیں۔ اکیلے ٹوکیو میں ۱۷ اخبار ہیں جن میں عورتوں کے فاید ے اور بہتری کے مضامین چھپتے ہیں

مسٹر نفل بھائی کریم بھائی ابراہیم تجویزا اور چندہ کر رہے ہیں کہ خاص محمدیوں کے لئے پونا میں ایک سیکنڈری سکول قایم کیا جاوے جس میں طلباء کو بالعوض زبان انگریزی کے سائنس میں اور عربی اور فارسی وغیرہ کی جگہ علم اختیاط (اکاونٹس) سکھلایا جائیگا اُن کے باپ نے ایک لاکھ اور ان کی بہن خانو بائی نے دو لاکھ روپیہ اس مدرسے کے لئے دیا ہے۔

بریلی میں ہندوں اور محمدیوں کی آبادی قریب قریب برابر ہے اور ۱۹۰۷ء کے شروع تک دونوں میں پلیگ کی اموات کا شمار عنقریب برابر تھا ۱۹۰۷ء کے شروع میں محمدیوں نے چوہوں کو مارنا شروع کیا پر ان کے ہندو پڑوسیوں نے ان کے مارنے سے انکار کیا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء تک پلیگ سے جو ۸۸۶ اموات ہوئیں ان میں سے ۸۴۰ ہندوں کے محلے اور صرف ۴۶ محمدیوں کے محلہ میں واقعہ ہوئیں چوہوں کے مار ڈالنے سے کیسا عمدہ نتیجہ نکلا +





دسمبر ۲۸ سے ۳۱ تک کلکتہ میں دو بڑے جلسے ہونگے جنمیں (۱) پریسبیٹرین چرچ آف انڈیا کی جنرل اسمبلی کا ہندوستان کی مختلف پریسبیٹریوں کے ڈیلیگیٹ اس میں موجود ہونگے اور پریسبیٹرین کلیسیا کی ترقی اور اس کے اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے ہر طرح کی مفید تجاویز کی جاوینگی (۲) وائی ایم سی اے کی ٹیرینیل نیشنل کانفرنس ہوگی جس میں ہندوستان سیلون اور برہما سے ڈیلیگیٹ جمع ہونگے اس ایسوسی ایشن کا کام جو ہندوستان میں ہو رہا ہے بہت ہی تسلی بخش ہے اور امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد سلیف سپورٹنگ ہو جاویگا وہ سیکرٹری جو انگلستان سکاٹلنڈ جرمنی ڈنمارک اور امریکہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں کوشش کر رہے ہیں کہ یہ ایسوسی ایشن بہت جلد سلیف سپورٹنگ ہو جاوے اب تک وہ یہاں تک کامیاب ہوئے ہیں کہ چھ ہندوستانی ٹریولنگ سیکرٹریوں اور اس محکمہ کے تین ملازموں کی پوری تنخواہ اس روپئے سے دیجاتی ہے جو ہندوستان میں ہی جمع کیا جاتا ہے اور پچھلے تین سالوں میں اس ایسوسی ایشن کا خرچ ۹ ہزار سے بڑھکر سولہ ہزار تک پہنچ گیا ہے۔

اس کونسل کا ارادہ ہے کہ آیندہ سال بنگال شمالی ہند مشرقی ساحل اور سیلون کے لئے چار اور ٹریولنگ سیکرٹری مقرر کرے اس صورت میں ریلوے کے ملازموں اور طالب علموں میں بھی کام بڑھایا جاویگا اس کے لئے انکو اپنے بجٹ میں پانچہزار روپیہ اور بڑھانا پڑیگا امید کیجاتی ہے کہ یہ روپیہ بھی ہندوستان میں ہی وصول ہو سکے گا امید ہے کہ اس کنونشن میں اس کی ترقی کی تجاویز سوچی جاوینگی اور ایسے وسیلے کام میں لائے جائینگے کہ یہ ایسوسی ایشن جلد پورے طور سے سلیف سپورٹ ہو سکے۔

احاطہ مدراس کے مقام ویلاپورم میں رومن کیتھلکوں اور ہندوؤں میں سخت فساد ہوا رومن کیتھلکوں نے اپنے معبودوں کی تصویروں کا جلوس بازار سے نکالنا چاہا اور حکام سے باقاعدہ اجازت حاصل کرلی ہندو اس اجازت کے دینے پر معترض ہوئے مگر حکام نے کچھہ نہ سنا آخر جب جلوس نکلا تو ہندوؤں نے حکام اور رومن کیتھلکوں پر حملہ کیا اور ان کے گھروں میں آگ لگادی پولیس نے ہندوؤں پر گولیاں چلائیں جس سے تین آدمی ہلاک اور تین سخت مجروح ہوئے۔

اشتہارات

مخزن مسیحی یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کلیسیا کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے جملہ درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں

پریسبیٹرین بیواؤں و یتامی کا فنڈ

یہ فنڈ سنہ ۱۸۳۰ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھہ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۹۰ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے جو یہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزاں ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامے میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔ المشتہر

پادری والٹر بے کلارک صاحب ایم۔ اے منیجنگ ڈایرکٹر نولکھا لاہور۔

دی مترا یہ ایک ماہواری مشنری جنرل ہے قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک موازی چھہ آنے نمونے کی کاپی مفت روانہ ہوتی ہے۔ المشتہر پی کے۔ ماجی گوپال گنج ندیہ پور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۶ر
معہ محصول ڈاک ۶ر ۸ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۶ر	۸ر	ے
چوتھائی کالم	۸ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ہعہ
پورا کالم	عہ	ہعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	سہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
معہ محصول ۸عہ
قیمت آٹھہ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

انعام

نور افشاں کے ہر ایک ایسے خریدار کو جو ۱۹۰۱ء کے اپنے پیشگی چندے کے علاوہ ایک اور نئے خریدار کا ایک سال کا پیشگی چندہ منیجر نور افشاں کے پاس بھیج دیوے تو ہم ستیار تھہ پرکاش درپن یا گنجینہ اسلام میں سے جو وہ چاہے مفت محصول ڈاک بھی ادا کر کے اس کے پاس بھیج دیں گے

المشتہر

منیجر نور افشاں لودیانہ

EWING MEMORIAL LIBRARY
FORMAN CHRISTIAN COLLEGE LAHORE

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں اور نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم قیمت فی تولہ پانچ روپیہ خاص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ ۵ مصری سرمہ فی تولہ چار آنے خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے

المشتہر پروفیسر میا سنگھ الموالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداس پور

پانچہزار روپیہ انعام	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	پانچہزار روپیہ انعام

(۱) پروفیسر میا سنگھ صاحب! آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جس کی آنکھیں ناخنہ ہوگیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرکے مایوس ہوچکا تھا براے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلے قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے۔

راقم مہاراجہ شتر وجیت پرتاپ بہادر سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست تمکوہی گورکھپور

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ ممیرے کا سرمہ بہت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھا میں ان سب کو جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں جو ہر طرح پر مفید اور فایدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اس قدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔ راقم ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور

(۳) جناب سردار صاحب جو پکٹ سرمہ ممیرہ کا بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپ کا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور رتوندے کے لئے نہایت ہی مفید ہوا ہے اس وقت تک میں نے اپنی بیماریوں کے مریضوں پر خاص کر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا ان کی نسبت بعد کو لکھونگا۔

راقم ڈاکٹر ٹھیمپسن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و ایڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ

(۴) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سرمہ سفید ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپ کا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فایدہ معلوم ہوتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست محمد گول اودھ

(۵) جناب من تسلیم نیاز۔ چونکہ آپ کا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے آپ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرماویں۔ راقم ڈاکٹر ولی احمد رسول رحمن شفاخانہ دھاوا ضلع علاقہ حیدرآباد دکن۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تین ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کیلئے ۹ مارچ ۱۹۰۶ء سے جمع کیا گیا ہے

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے لودیانہ مشن پریس میں زیر اہتمام وائلی برادر کے چھپا)